نہیں کی گئی۔ یُوں معلوم ہوتا ہے کہ مصنّف نے یہ سب کچھ بغیر کسی ذہنی کاوش کے قلمبند کر دیا ہے۔ پھر بعض مسائل میں اُن کی آراء بالکل سطحی معلوم ہوتی ہیں اور اُن میں ہمیں وہ گہرائی معلوم نہیں ہوتی جس کی کہ اُن جیسے فاضل مصنف سے بجا طور پر توقع کی جا سکتی ہے مثال کے طور پر انہوں نے ضبطِ ولادت کے بارے میں جو فرمایا ہے وہ صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ مذہب کے متعلق اُن کی تصریحات بھی محلِ نظر ہیں۔

کتاب میں جو زبان استعمال کی گئی ہے وہ بھی کوئی علمی زبان نہیں۔ مثلاً یہ فقرہ دیکھیئے

"روزمرہ کی زندگی پر رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کا فرق دکھانے کے لیے یہ مثال کافی ہوگی کہ پیدائشی اولاد کو روکنے کے لیے رومن کیتھولک فرقہ عقل آرائی سے کام نہیں لیتا۔ وہ سلسلۂ تناسل کو منقطع کرنا مذہبی اور اخلاقی نقطۂ نظر سے مذموم خیال کرتا ہے۔"

اسی قسم کا انداز بیان پُوری کتاب میں ملتا ہے۔ اس میں نہ تو زبان کی صحت کا خیال رکھا گیا ہے اور نہ خیالات کی ترتیب کو کوئی اہمیت دی گئی ہے۔

معیار طباعت و کتابت بھی اچھا نہیں۔

وطن کے پاسبان | مرتبہ جناب حکیم نشتر صاحب۔ ناشر: مکتبہ عالیہ، ایبک روڈ، لاہور

پاکستان و بھارت کی سترہ روزہ جنگ کے دوران اس ملک کی مسلح افواج اور قوم نے ایسی عالی ہمتی، جرأت اور تدبّر کا ثبوت دیا جو ہر لحاظ سے روشن مستقبل کا آئینہ دار ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اندر زندگی کی حرارت اور ولولہ موجود ہے اور ہم زبردست سے زبردست چیلنج کے مقابلے کی سکت رکھتے ہیں۔ یہ سکت ہمیں کہاں سے میسر آئی ہے اس کے متعلق جناب میجر شجاع الدین بٹ صاحب نے پیش لفظ میں فرمایا ہے کہ یہ لاریب سعادت اور عزم و حوصلہ اُس ایمان و ایقان کا نتیجہ اور برکت ہے جو اس گئے گزرے دور میں بھی اُمت

مسلمہ کے رگ و پے میں سرایت کیے ہوئے ہے۔" خدا کرے کہ ہم قوت و طاقت کے اس لازوال خزانہ سے کماحقہٗ فائدہ اٹھاسکیں۔

زیر تبصرہ کتاب پاکستان کے شہداء اور نمازیوں کے لاوح پرور کارناموں پر مشتمل ہے اس کے پڑھنے سے اس مقدس جذبہ کا بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے جو ان کے پیچھے کارفرما تھا۔

کتاب میں ایک نوجوان شہیدہ کی تصویر نامناسب معلوم ہوتی ہے۔

معیار طباعت و کتابت گوارا ہے۔

(بقیہ اشارات)

بے جا نہ ہوگا اگر بات ختم کرنے سے پہلے ہم گانے بجانے کے متعلق حضور سرور کائنات اور دیگر صلحائے امت کے چند اقوال نقل کردیں جس سے یہ معلوم ہوسکے کہ اسلام کے سچے علمبردار اس "آرٹ" کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور قول ہے:

الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع۔	گانا دل میں نفاق کی اس انداز سے آبیاری کرتا ہے جس طرح کھیتوں کو پانی دیا جاتا ہے۔

یعنی غناء انسان کی قوتِ عمل بالکل مفلوج ہوکر رہ جاتی ہے۔ اور وہ ایک ایسی ذہنی عیاشی کا شکار ہوجاتا ہے جس سے وہ کسی کام کا نہیں رہتا۔

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر حضور نے فرمایا:

الغناء مفسدۃ للقلب مسخطۃ للرب	غناء و سماع دل کو بگاڑنے والی اور خدا کو ناراض کرنے والی چیز ہے۔

موسیقی سے دل کے اندر جو سوز و گداز پیدا ہوتا ہے وہ انسان پر کوئی صحت مند